قادیانیوں کا اقوام متحدہ میں

پاکستان اور اسلام کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی

جب سے پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اس وقت سے پوری دنیا میں قادیانی جماعت نے انسانی اور بنیادی حقوق کے حوالے سے پراپیگنڈہ مہم شروع کی ہوئی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں پر بہت زیادہ مظالم ہو رہے ہیں' ان کا جینا دوبھر ہے' ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھائے جا رہے ہیں۔ حال ہی میں قادیانیوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے خلاف اپیل دائر کر دی۔

ذیل میں اخباری خبر ملاحظہ ہو:

قادیانیوں نے اقوام متحدہ میں پاکستان کے خلاف اپیل دائر کر دی

نیویارک (آن لائن) قادیانیوں نے حکومت پاکستان کے خلاف اقوام متحدہ میں اپیل دائر کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ عالمی ادارہ ان کے حقوق کے تحفظ اور ان کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم کی روک تھام کے لئے پاکستان پر دباؤ ڈالے۔ برطانیہ میں قائم احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کے صدر افتخار ایاز نے ایک وفد کے ہمراہ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی میں پیش ہو کر مطالبہ کیا کہ عالمی ادارہ ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے اقدامات کرے اور حکومت پاکستان کو ان کے حقوق کی فراہمی پر مجبور کرے۔

(روزنامہ خبریں 29 مئی 2000ء)

ان الزامات کا سہارا لے کر وہ برطانیہ' فرانس جرمنی' جنوبی افریقہ' امریکہ اور دیگر یورپی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کر رہے ہیں۔ گذشتہ سالانہ اجتماع میں مرزا طاہر نے دھمکی دی کہ اگر پاکستان میں قادیانیوں پر ظلم بند نہ ہوا تو پاکستان پر اللہ کا عذاب آئے گا۔ مرزا طاہر یا قادیانی جماعت کا یہ غلیظ اور جھوٹا پراپیگنڈہ نیا نہیں ہے۔ بلکہ جب سے قادیانیت وجود میں آئی ہے جھوٹ فریب اور دھوکہ بازی اس کا وطیرہ رہا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی جانب سے جھوٹ در جھوٹ کا اتنا بڑا پلندہ ہے کہ اگر اس کو مرتب کیا جائے

تو سینکڑوں صفحات سیاہ ہو جائیں۔ قادیانیوں کے اس پراپیگنڈہ کے حوالے سے مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت سے لے کر اب تک کے حالات کا جائزہ لے کر تجزیہ کرتے ہیں کہ ظلم و ستم قادیانیت کی طرف سے ہوا ہے یا مسلمانوں کی طرف سے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے مقابلے میں اپنی شخصیت بنانے کا خیال 1884ء میں پیدا ہوا اور اس نے پہلے محدث' مجدد' مہدی' مسیح موعود اور آخر کار 1901ء میں نبی کا دعویٰ کیا اور یہ دعوے توہین آمیز اور اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم اور نبی آخر الزماں ﷺ کے دین سے بغاوت تھے۔ بقول یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل اس طرز عمل کا فطری نتیجہ تھا کہ مسلمان مشتعل ہوں اور یہ بات بھی بعید از امکان نہیں تھی کہ مسلمان ایسے شخص کو صفحہ ہستی سے ہٹا دیں۔ کیونکہ ان کی غیرت ایمانی کو چیلنج کیا گیا تھا۔ لیکن علمائے امت نے اسی پراپیگنڈہ کے پیش نظر دلائل کا ہر وہ طریقہ اختیار کیا جو دنیا میں رائج ہے۔ تقریروں کے ذریعے ثابت کیا کہ اس کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تحریروں کے ذریعے وضاحت کی کہ اس دعوے کے بعد وہ اور اس کے پیروکار ملت اسلامیہ سے خارج ہو گئے ہیں۔ مناظروں میں آمنے سامنے حق و باطل کے درمیان فرق ظاہر کر کے حق واضح اور غالب کیا' مباہلوں کا ہر طریقہ اختیار کیا تاکہ حق کو باطل کا امتیاز ہو جائے اور مباہلوں میں بارہا شکست دی لیکن نہ تقریروں اور نہ تحریروں اور نہ مناظروں اور نہ ہی مباہلوں میں دھمکی دی۔ لوگوں کو قتل و غارت پر اکسایا اور نہ ہی کسی پر حملہ کیا۔ یہ بات کوئی ڈھکی چھپی نہیں کہ ابتداء میں مرزائیوں کی تعداد چند سو پر مشتمل تھی اور جب علماء اسلام نے قادیانیت کا تعاقب شروع کیا تو یہ تعداد ہزاروں تک پہنچی تھی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا یہ دور تقریر کے لحاظ سے عروج کا دور تھا۔ آپ کے ایک ایک جلسے میں کئی کئی لاکھ سے زائد افراد شرکت کرتے تھے اور جس وقت شاہ صاحبؒ تقریر کرتے تو پورے مجمع پر ان کا کنٹرول ہوتا تھا۔ وہ جس بات کا ایسے وقت میں حکم دیتے مجمع بلا چون و چرا اس پر عمل کرتا شاہ صاحبؒ نے ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ قادیان (جو قادیانیوں کا مرکز تھا اور جہاں ابتداء میں تمام قادیانی آباد تھے) سے متصل جلسوں سے خطاب کیا۔ جس میں لاکھوں افراد شریک ہوتے۔ اگر مجلس احرار اسلام یا مجلس تحفظ ختم نبوت تشدد یا ظلم و جبر کا راستہ اپنانے والی جماعت ہوتی تو شاہ صاحبؒ مجمع کو حکم دیتے کہ چلو رات کے اس آخری پہر ہم سب مل کر قادیان کو بمع جھوٹے پیغمبر اور اس کے پیروکاروں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں بلکہ حیرت کی بات یہ ہے کہ بعض قادیانی بھی

امیر شریعتؒ کی تقریر سنتے اور کہتے کہ تقریر کا لطف تو شاہ صاحبؒ کی زبان میں ہے اور بارہا معلوم ہوا کہ شاہ صاحبؒ کے جلسے میں قادیانی موجود ہیں لیکن کبھی شاہ صاحبؒ نے اس طرف اشارہ بھی نہیں کیا کہ جلسے میں شریک قادیانی یا میرے کسی مخالف کو قتل کر دو۔ قیام پاکستان کے بعد چناب نگر (سابقہ ربوہ) میں قادیانیوں نے اپنا مرکز تبدیل کیا۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے چناب نگر سے متصل آبادی چنیوٹ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت عظیم الشان ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ کئی کئی لاکھ افراد ان کانفرنسوں میں شریک ہوتے۔ چناب نگر کی آبادی چند ہزار نفوس پر مشتمل تھی۔ شاہ صاحبؒ چاہتے مجمع کو حکم دیتے کہ ربوہ کی آبادی کو تہس نہس کر دو مگر کوئی ایک تقریر نہیں بتائی جاسکتی جس میں شاہ صاحبؒ نے تشدد کی دعوت دی ہو۔ ہاں نبی اکرم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت جوش جذبہ اور ولولہ سے بیان کرتے تھے اور جھوٹے مدعی نبوت اور اس کے پیروکاروں سے نفرت کا اظہار ایمانی غیرت وحمیت سے کرتے تھے۔ قیام پاکستان سے لے کر اب تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عدم تشدد کی پالیسی کے ساتھ قانونی دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اپنے اس دعویٰ پر قائم ہے کہ قادیانی گروہ یا توبہ کر کے دامن ختم نبوت میں آجائے یا اپنے آپ کو مسلمان کہلوانا چھوڑ دے۔ جھوٹی نبوت پر ایمان اور اسلام ایک ساتھ نہیں چل سکتے اور الحمد للہ پاکستان کی چھوٹی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک مسجد کے پلیٹ فارم سے لے کر قومی اسمبلی اور ایوان بالا کے پلیٹ فارم پر ان دلائل کو ثابت کیا اور ان تمام ایوانوں نے متفقہ فیصلہ دیا کہ قادیانی دائرہ اسلام سے خارج اور جھوٹے نبی کے پیروکار ہیں۔ یورپ ' جرمنی ' فرانس ' امریکہ ' افریقہ ' مشرق بعید ' تاشقند ' ثمرقند ' بخارا روس ' قازقستان جہاں بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیت کی سرگرمیوں کا تعاقب کیا عدم تشدد کی پالیسی کے ساتھ محبت ورحمت کا درس دیتے ہوئے دعوت اسلام دی۔

شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مولف تحفہ قادیانیت نے قادیانیوں کو دعوت اسلام ' مسٹر ظفر اللہ خان کو دعوت اسلام ' مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت رسائل تصنیف کر کے قادیانیوں کو دلائل کے ذریعے اسلام کی دعوت دی۔ تحفہ قادیانیت کتاب کا نام اس لئے تجویز کیا کہ قادیانی اس کتاب کو پڑھ کر ہدایت حاصل کریں۔ کسی کتاب یا رسالے میں اس بات کی ترغیب نہیں دی گئی کہ قادیانیوں کو ختم کرو ' ان کے گھروں کو جلا دو ' ان کو پاکستان سے نکال دو ' ایک ہی مطالبہ ہوتا ہے کہ یا تو عقیدہ ختم نبوت پر

ایمان لے آو یا اپنے آپ کو مسلم کہلانا چھوڑ دو۔ دوسری طرف قادیانیوں کا طرز عمل ملاحظہ ہو:

قادیان جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کا مرکز بنتا ہے تو کسی اور شخص کو اس خطے میں رہنے کی اجازت نہیں۔ کوئی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے منحرف ہو جائے تو اس کا رہنا دوبھر کر دیا جاتا ہے۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک بیٹے مرزا سلطان احمد نے مرزا کا دعویٰ نبوت تسلیم نہیں کیا تو اس کو نہ صرف عاق کیا گیا بلکہ اس کو قادیان بدر کر لیا گیا۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے چناب نگر (سابقہ ربوہ) کو مرکز بنایا۔ قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دینے تک یہ شہر صرف قادیانیوں کے لئے مخصوص تھا۔ کسی غیر قادیانی کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ یہاں زمین خرید سکے۔ 1974ء تک کے چوبیس سال کے عرصہ میں کسی مسلمان کو چناب نگر (ربوہ) میں داخل ہونے کی اجازت نہ تھی۔ زمین خریدنا' دوکان یا مکان بنانا تو اب بھی ممکن نہیں۔ اسی طرح کوئی طالب علم اگر سکول یا کالج میں داخل ہو جاتا تو اس کے لئے وہاں جینا دوبھر کر دیا جاتا تاکہ وہاں سے بھاگ جائے۔ کئی مقامات پر جہاں قادیانیوں کا اثر و رسوخ تھا مسلمانوں کے گھروں کو جلایا گیا' مارا پیٹا گیا' جس محکمہ میں قادیانی افسران ہوں وہاں وہ مسلمان ماتحتوں کا یا تو تبادلہ کر دیتے ہیں یا اس کو پریشان کرتے ہیں۔ تاکہ وہ ان کے احکامات پورے کرے۔ بڑے بڑے کلیدی عہدوں پر قادیانی فائز ہیں۔ بڑی بڑی تجارت پر ان کا قبضہ ہے۔ پورا چناب نگر اور کراچی اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں ان کی عمارتیں ہیں۔ کوئی ایک عمارت نہیں دیکھائی جاسکتی کہ اس کو گرایا یا جلایا ہو۔ جھوٹی فلمیں دکھا کر جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکار جھوٹا پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ رحمت دو عالم ﷺ کے غلام محبت و اخوت کے ساتھ تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

آج معمولی مفادات اور شہریت کے حصول کے لئے قادیانی جھوٹ بول کر دنیا کے عیش و عشرت حاصل کر سکتے ہیں لیکن قیامت کے دن اللہ تبارک و تعالیٰ خود بہترین فیصلہ فرمادیں گے۔ دنیا کا جو ملک سروے کرنا چاہے آکر تحقیق کرے۔ کسی ایک قادیانی پر کسی قسم کا ظلم بھی نہیں ہوا۔ یہ مرزا طاہر اور قادیانی جماعت کا نرا جھوٹ اور پاکستان اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کا زہریلا پراپیگنڈہ ہے۔

*

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

ربیع الاول ۱۴۲۱ھ
جون ۲۰۰۰ء

شمارہ ۳ ◇ جلد ۳۷/۴

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا سانحہ شہادت

زبان کی حفاظت

اقوام متحدہ میں قادیانیوں کا اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ

انسان کامل ﷺ کا خلق عظیم

خطبات و ارشادات حضرت جالندھری

آزادی ضمیر اور قادیانیت

قادیانیوں کا محمد مصطفی ﷺ سے کیا تعلق؟